137
ع ۸۲۵۲

Rampur State Gazette.

رامپور اسٹیٹ گزٹ
بحکم اعلیحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ۱ مطبوعہ روز شنبہ تاریخ ۱۵ ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۳۹ء جلد ۵

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۱	منظوری ٹریننگ عہدۂ نائب تحصیلداری برائے صاحبزادہ محمد احمد خاں بہادر	۲	۵	نامزدگی ممبری میڈیکل بورڈ حکیم رشید حسین خاں صاحب وغیرہ	۳
۲	منظوری موٹر الاؤنس صاحب سکریٹری متعلقہ	۲	۶	ترسیل کشن بورڈ ... صاحب ہوم منسٹر بہادر	۳
۳	پنشن منشی ... خاں پیشکار تحصیل	۲	۷	عطائے اختیار نسبت کرایہ مکان برائے ملازمان ریاست سلسلہ ٹریننگ انجانب صاحب فائنانس منسٹر بہادر	۳
۴	رقم کارکردگی سلسلہ رخصت تحصیلدار صاحب تحصیل ٹانڈہ	۲ و ۳	۸	متفرق احکام اجلاس ہمایوں	۳ تا ۵
			۹	تجاویز ... اجلاس ہمایوں	۶ تا ۱۱

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

روبکار

روبکار:- ۳۱؍دسمبر ۱۹۳۸ء

صاحبزادہ محمد احمد خاں بہادر کو صیغہ مال میں نائب تحصیلدار انڈر ٹریننگ مقرر کیا جاتا ہے۔ زمانہ ٹریننگ میں ان کو چالیس روپیہ ماہوار الاؤنس ملے گا۔

صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر بقدر الاؤنس سال حال بجٹ ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے گنجائش نکال کر کارروائی ختمی کریں۔

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم

حکم:- ۳۱؍دسمبر ۱۹۳۸ء

کاغذات منسلکہ ملاحظہ ہوئے۔ صاحب سکریٹری بہادر تعلیمات کا یکم ستمبر ۱۹۳۸ء سے چالیس روپیہ ماہوار موٹر الاؤنس مقرر کیا جاتا ہے۔ عالی مرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر صیغہ جات متعلقہ سے بقدر رقم سال حال گنجائش نکال کر کارروائی ختمی کریں۔

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم

۳۱؍دسمبر ۱۹۳۸ء

حسب عرضداشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر بالتماس صدور حکم منظوری مستقل پنشن مبلغ اکیاون روپیہ نو آنہ ماہوار منشی سعید الدین خاں پنشنر تحصیلدار سوار از ۴؍اپریل ۱۹۳۸ء بموجب قواعد پنشن حسب تحریر صیغہ فائنانس بدیں صراحت کہ منشی سعید الدین خاں کو جو پنشن عارضی ادا کیجا چکی ہے وہ اس پنشن مستقل سے محسوب ہوگی۔

حکم

بموجب رپورٹ۔ منشی سعید الدین خاں پنشنر تحصیلدار کی مستقل پنشن اکیاون روپیہ نو آنہ ماہوار از ۴؍اپریل ۱۹۳۸ء منظور ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم

حکم:- ۳۱؍دسمبر ۱۹۳۸ء

حسب عرضداشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر بالتماس صدور حکم منظوری عطائے تنخواہ بحساب پینتیس روپیہ ماہوار بہ سید عبدالمجید ضلعدار نائب تحصیلدار بمشاہرہ دار تیس روپیہ از یکم نومبر ۱۹۳۸ء

خاتمہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۸ء بزمانہ کارکردگی
بجائے منشی شیخ احمد خاں سربراہکار
بسلسلہ رخصت تحصیلدار صاحب ٹانڈہ
حسب اتفاق صیغہ فائنانس بروئے دفعہ
(۴۲) قواعد رخصت

حکم

بموجب رپورٹ ۔ سید عبدالحمید ضلعدار کو
از یکم نومبر تا ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۸ء پنشن کا بقیہ ہوا
تنخواہ دی جانا منظور ہے ۔ سررشتہ صدر سے
احکام ضابطہ جاری ہوں
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

روبکار :- ۲ر جنوری ۱۹۳۹ء

حکیم منڈھی لال صاحب ممبر میڈیکل بورڈ کا انتقال
ہوگیا ۔ حکیم محمد نبی صاحب نے بوجہ ضعیفی استعفا
پیش کیا ہے لہذا باخراج نام ممبران مذکور
حسب ذیل حکیم صاحبان کو بسفارش عالیمرتبت
صاحب چیف میڈیکل افسر بہادر ممبر میڈیکل
بورڈ مقرر کیا جاتا ہے ۔
۱ ۔ حکیم محمد ارشد حسین خاں صاحب طبیب یونانی
۲ ۔ حکیم پنڈت بلدیو پرشاد صاحب طبیب ویدانی
سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ
جاری ہوں ۔
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم :- ۲ر جنوری ۱۹۳۹ء

عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر کو بجائے
مسٹر محمود خاں صاحب سابق انسپکٹر جنرل پولیس
ممبر سروس سلکشن بورڈ مقرر کیا جاتا ہے ۔ سررشتہ
صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم :- ۲ر جنوری ۱۹۳۹ء

بسلسلہ ٹرننگ ملازمان ریاست تعین درجات
شہر و کرایہ مکان کی منظوری اجلاس ہاؤس سے ہوچکی ہے
اس سلسلہ میں عالیمرتبت صاحب فائنانس منسٹر بہادر
کو منظوری کرایہ مکان کا اختیار دیا جاتا ہے ۔
سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ۔
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم :- ۲ر جنوری ۱۹۳۹ء

ملاحظہ عرضداشت صاحب ڈائرکٹر بہادر
زراعت باستدعا صدور حکم منظوری توسیع
مزید ایکسال بمدت ملازمت مسمی نتھو سنگھ
(باشندہ ضلع خیر) فیلڈمین محکمہ زراعت
مشاہرہ دار تیس روپیہ بوجہ ختم مدت ملازمت
غیر مستقل بتاریخ ۱۱ر جنوری ۱۹۳۹ء و تجربہ زراعتی

حکم

بموجب رپورٹ نتھو سنگھ فیلڈمین محکمہ زراعت
کی مدت ملازمت میں مزید ایکسال کی توسیع منظور ہے
سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۱- ۵ جنوری ۱۹۳۹ء

بتقریب سالگرہ ہر ہائینس بیگم صاحبہ حشمت علی ولد حسن علی قوم ترک ساکن موضع پیپلیا جٹ تھانہ بلاسپور مجرم دفعہ ۳۲۳ کو معافی بقیہ قید جیل سے رہا کیا جانا منظور کیا جاتا ہے کل ۶ جنوری کو حسب قاعدہ رہا کیا جائے

حکم ہوا کہ

روبکار برائے تعمیل عالیجناب صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسلہ - ایک نقل اجلاس سے برائے اندراج گزٹ مطبع کو بھیجی جائے

شرح دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۱- ۵ جنوری ۱۹۳۹ء

مزینہ عرضداشت صاحب اسسٹنٹ ملٹری سکریٹری بہادر باستدعائے صدور حکم نسبت عطائے میڈیکل رخصت دو ہفتہ لفٹنٹ صاحبزادہ اکرام رضا خاں بہادر اے ڈی سی بموجب سارٹیفکٹ عالیجناب صاحب چیف میڈیکل افسر بہادر

حکم

لفٹنٹ صاحبزادہ اکرام رضا خاں بہادر کی رخصت دو ہفتہ بوجہ علالت منظور کیجاتی ہے سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۱- ۵ جنوری ۱۹۳۹ء

مزینہ عرضداشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر باستدعائے صدور حکم منظوری رخصت چھ ماہ سید ابرار احمد محرر مال حضور تحصیل از ۱۰ جنوری ۱۹۳۹ء برائے حج بیت اللہ و تنخواہ پیشگی چار ماہ حسب استحقاق معہ ترمیم فائنانس بعد دفعہ ۲۶ قانون رخصت

حکم

بموجب رپورٹ - سید ابرار احمد محرر مال حضور تحصیل کی رخصت چھ ماہ برائے حج منظور ہے - چار ماہ کی تنخواہ بطور پیشگی دیئے جانے کے متعلق علیحدہ حکم جاری ہوا - سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں -

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۱- ۵ جنوری ۱۹۳۹ء

مزینہ عرضداشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر باستدعائے صدور حکم منظوری عطائے الاؤنس بیس روپیہ ماہوار بصورت خاص بہ بابو گنگا سہائے جنرل کلرک ریونیو آفس من ابتدائے اگست ۱۹۳۸ء لغایت دسمبر ۱۹۳۸ء از رقم منظور شدہ بسلسلہ تیاری قوانین اسٹیٹ آرمی -

حکم

بموجب رپورٹ - بابو گنگا سہائے صاحب جنرل کلرک

ریونیو آفس کو سلسلہ تیاری قوانین اسٹیٹ
آری بصورت خاص بیس روپیہ ماہوار
الاؤنس از اگست تا دسمبر ۱۹۳۲ء دیا جانا
منظور ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ
جاری ہوں
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۵ جنوری ۱۹۳۳ء

مزید گزارداشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر
بہادر بالتدعائے صدور حکم نسبت
منظوری تقرر منشی سید ہاشم حسین کیڈیٹ
نائب تحصیل اور بعہدہ نائب تحصیلداری
بشاہرہ ابتدائی ساٹھ روپیہ ماہوار استحقاقاً
برائے یکسال و تعیناتی نائب تحصیلدار
مذکور بطور شوگر کین انسپکٹر از یکم دسمبر ۱۹۳۲ء
تا اختتام سیزن فیکٹریاں۔

حکم

بموجب رپورٹ منشی ہاشم حسین کیڈیٹ نائب
تحصیلدار کو بہ تنخواہ ساٹھ روپیہ ماہوار استحقاقاً
برائے یکسال نائب تحصیلدار مقرر کیا جانا
منظور ہے۔ اور یکم دسمبر ۱۹۳۲ء سے بطور شوگر کین
انسپکٹر تعینات کئے جانے کی اجازت
دی جاتی ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام
ضابطہ جاری ہوں
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۵ جنوری ۱۹۳۳ء

مزید گزارداشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر
بہادر بالتدعائے صدور حکم منظوری تقرر
سعادت علیخاں کیڈیٹ سربراہکار بجائے
عاشق علی خاں سربراہکار
تحصیل شاہ آباد برخاست شدہ بہ تنخواہ
ابتدائی گریڈ پینتیس روپیہ ماہانہ بوجہ
خراجت کرکا ستاپرشہ وضلعدار سے
عاشق علیخاں کی معطلی کے زمانہ میں
عارضی طور پر سربراہکاری کا کام
لیا شروع کر دیا گیا تھا انہوں نے سربراہکاری
کا کام اچھا انجام نہیں دیا اور وصول
حلقہ کا خراب رہا ہے لہذا بعد منظوری
تقرر سعادت علیخاں مذکور وہ ضلعداری
پر واپس ہو جائے گا۔

حکم

بموجب رپورٹ سعادت علیخاں کیڈیٹ سربراہکار
کو بجائے عاشق علی خاں سربراہکار برخاست
شدہ پینتیس روپیہ ماہوار پر مقرر کیا جانا منظور ہے
کا ستاپرشہ وضلعداری پر واپس ہو۔
سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ
جاری ہوں۔
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

تجاویز اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

تجویز:- ۳۱ دسمبر ۱۹۳۲ء

مرزا رشید حسین بیگ مدعی سائل معہ مولوی ناصر الدین وکیل

بنام

ناجی بیگم وغیرہ مدعا علیہا فریق ثانیان معہ مولوی

رام عالم ایڈوکیٹ و مولوی نصیر الدین وکیل۔

دادرسی بابت علیحدگی دیوار و انتزاع چھجی وغیرہ

دادرسی کے مختصر واقعات یہ ہیں کہ مرزا رشید حسین

بیگ مدعی نے مدعا علیہا کے خلاف اس بیان سے

دعویٰ دائر کیا کہ وہ جس مکان میں رہائش رکھتے ہیں

اور دیگر اشخاص اس کے مالک ہیں مدعا علیہانے

مکان ملحقہ کو بذریعہ بیعنامہ اقراری سید محمد وغیرہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۲ء

خرید کیا ہے۔ اس مکان کی مدعا علیہانے جنوری ۱۹۳۳ء میں

جدید تعمیر کی اور خلاف استحقاق باوجود ممانعت

ایک دروازہ جدید مقام (ف) پر کھول لیا اور

اس کے ذریعہ سے آراضی متنازعہ پر آمد و رفت

شروع کردی حالانکہ سابق میں مقام (ف) پر ایک

کھڑکی کی آمد و رفت مابین مکانات متنازعہ تھی جو

ایک عرصہ قلیل تک کام میں آتی رہی اب عرصہ

۔۔ سال سے وہ بند تھی اور اس کے ذریعہ سے

کسی قسم کی آمد و رفت نہ تھی۔ مقام متنازعہ پر ایک دو

ڈھالی کھپریل پڑی ہوئی تھی جس کے ایک پلڑہ کا پانی

جانب جنوب مکان مدعا علیہا پر گرتا تھا مدعا علیہا

نے دیوار (د، ہ،) کو دیوار سابق سے تقریباً

۳ فٹ بلند کرلیا اور پلڑہ جنوبی کھپریل ۷ فٹ عرض

جنوباً شمالاً گیارہ فٹ (۱۱) انچ طویل شرقاً غرباً

کو قطع کرکے اپنے تصرف میں لے آئے جس سے

مقام متنازعہ میں پانی بھرنے لگا اور دروازہ (ص)

کے اوپر کا حصہ منہدم ہوگیا۔ اس مکان کی دیوار

شمالی کو بلند کرکے اسپر چھجی ایک فٹ چار انچ

جنوباً شمالاً ڈالی ہے اور اس کا پانی آراضی مدعی پر

گرتا ہے۔

مدعا علیہانے تمام عذرات مدعی کے تردید کرتے

ہوئے ظاہر کیا کہ مدعی نے دیگر شرکا کو شریک

دعویٰ نہیں کیا ہے۔ حالانکہ وہ حیات ہیں اپنی حقوق

ملکیت کی تائید میں مدعا علیہ نے بیعنامجات اقراری

جہانگیر بیگ موسومہ فضہ بیگم بنت مرزا فضل علی

بیگ زوجہ مرزا عابد علی بیگ مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۵ء

و بیعنامہ اقراری فضہ بیگم موسومہ سید محمد مورخہ

۲ جولائی ۱۹۱۲ء اور بیعنامہ اقراری سید محمد

مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۲ء موسومہ مدعا علیہا پیش کئے

عدالت ابتدائی نے عذر عدم اشتمال فریق

ضروری کو بحق مدعی تجویز کیا۔ اور مدعی کا دعویٰ

نسبت دادرسی ہائے (الف و ب) نامسموع

قرار دیا اور بجز دادرسی (ج) منظور کیا اس ڈگری

کے خلاف دونوں فریق نے ہائیکورٹ میں اپیل

دائر کیا عدالت اپیل اول نے مدعی کی دادرسی

(ب) (د) (ج) کلیتہً اور دادرسی (الف)
اس حد تک منظور کی کہ مدعاعلیہا دروازہ (ف)
(ص) پر آراضی نمبر [illegible] سے ہو کر آراضی نمبر [illegible] پر
نہ گذریگی اور کوٹھری نمبر [illegible] و آراضی نمبر [illegible] کو ملکیت
مدعی قرار دیا مگر کوٹھری نمبر [illegible] موسومہ بہ دروازہ
بھریل پوش سے حق مرور عطا کیا۔ اس تجویز و ڈگری
کے خلاف مدعاعلیہا اپیلانٹ نے اپیل دوئم
دائر کیا اور مدعی نے کراس آبجکشن داخل کیا
بنچ ہائیکورٹ نے کراس آبجکشن خارج اور
اپیل اپیلانٹ نامنظور کرتے ہوئے تجویز عدالت
اپیل اول سے اتفاق کیا۔

بنا راضی تجویز بنچ ہائیکورٹ منجانب مدعی
دادرسی پیش ہوئی اور مدعاعلیہانے کراس
آبجکشن بصورت دادرسی دائر کیا بحث
سماعت ہوئی۔ منجانب وکیل مدعی سائل
یہ عذر کیا گیا ہے کہ مدعاعلیہا کی دادرسی بیرون
میعاد ہے اس کے جواب میں فاضل ایڈوکیٹ
مدعاعلیہا نے ہماری توجہ قاعدہ ۲۲ آرڈر ۴۱
ضابطہ دیوانی کی جانب مبذول کرائی کہ اس
قاعدہ کے بموجب فریق ثانی کو تاریخ نوٹس سے
تیس یوم کے اندر سوال جرح داخل کرنے کا حق
حاصل ہے اور کاغذ الف (۱) سے ثابت
ہوتا ہے کہ مدعاعلیہا پر نوٹس کی تعمیل زائد سے
زائد [illegible] نومبر تک ہوئی ہوگی اور دادرسی
۲۲ دسمبر کو دائر ہوئی ہے جو اندرون میعاد
ہے ہم کو فاضل ایڈوکیٹ مدعاعلیہا کی اس بحث سے

اتفاق ہے کہ یہ دادرسی بصورت سوال جرح اندر[illegible]
میعاد ہے علاوہ ازیں از روئے عدل وانصاف [illegible]
مدعاعلیہا کو دفعہ (۵) قانون میعاد سماعت کا بھی فا[illegible]
دیا جا سکتا ہے اور دادرسی مدعاعلیہا قابل سماعت
قرار دی جاتی ہے لحاظ واقعات مقدمہ دو[illegible]
دادرسیوں کی تجویز یکجائی صادر کیجاتی ہے
اس مقدمہ میں جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے [illegible]
کی تین دادرسیاں ہیں۔ اول دادرسی نمبر[illegible]
حسب حکم امتناعی آمد و رفت از دروازہ مقا[illegible]
(ف) ہے اس دادرسی کے متعلق عدالت[illegible]
ہائے ماتحت کی متفقہ تجویز ہے کہ یہ دروازہ قد[illegible]
ہے اور مدعاعلیہا کو حق آمد و رفت حاصل ہے
صرف عدالت اپیل اول نے راستہ کا رخ
بجائے آراضی نمبر [illegible] کے آراضی نمبر [illegible]
کی طرف تبدیل کر دیا ہے ہماری رائے میں [illegible]
موقعہ اور دستاویزات پیش کردہ مدعا[illegible]
بخوبی ثابت ہے کہ کوٹھری نمبر [illegible] جسمیں درو[illegible]
ف و ص ہے مدعاعلیہا کی ملک ہیں اور ا[illegible]
ان دروازوں سے گذر کر آراضی نمبر [illegible]
میں حق آمد و رفت حاصل ہے۔ ہماری اس را[illegible]
کی تائید نقشہ موقعہ سے بھی ہوتی ہے کیونکہ آ[illegible]
کلاں بتمام (الف) ایسی جگہ پر ہے کہ اس [illegible]
جانے کے لئے آراضی نمبر [illegible] پر گذرنا لازمی
وکیل مدعی سائل نے بھی یہ تسلیم کیا کہ درو[illegible]
تمام (ف) قدیم ہے لیکن اس دروازہ [illegible]
مدعاعلیہانے آمد و رفت ثابت نہیں کی ہے

نزدیک یہ بحث اسلئے وقیع نہیں ہے کہ دروازہ کا ہونا ہی اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ آمد و رفت کے لئے ہی تھا اور نقشہ موقع سے اس مکان کا کوئی دوسرا دروازہ ظاہر نہیں ہوتا ایسی صورت میں کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم مکان مذکور کا دروازہ مقام الف ب قرار نہ دیں۔ اور ان کو آراضی متنازعہ پر گذرنے سے ممنوع قرار دیں۔

دوسری دادرسی مدعی کی یہ ہے کہ دیوار جو بلند کرلی گئی ہے منہدم کرادی جائے کیونکہ کوٹھری مذکور کا پانی مکان مدعا علیہا میں گرتا تھا اور اب دیوار کے بلند ہوجانے کی وجہ سے کوٹھری مذکور میں جمع ہوتا ہے فاضل ایڈوکیٹ مدعا علیہا کی بحث ہے کہ یہ دیوار مسلمہ طور پر مدعا علیہا کی ہے اور مدعی کو اس دیوار کے اونچا کرنے سے باز رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے ہمارے نزدیک جبکہ کوٹھری مذکور بموجب دستاویز داخلہ مدعا علیہا جزو مکان مدعا علیہا ہے تو ایسی صورت میں مدعی کو اس پانی کی نسبت جو مدعا علیہا کی ملکیت میں گرتا ہے کسی اعتراض کا موقع نہیں ہے اور مدعا علیہا کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی دیوار بلند کرسکیں

تیسری دادرسی انقطاع پرچھتی سے متعلق ہے جس کو بیان کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہا نے جدید قایم کی ہے اس پرچھتی کے متعلق عدالت اپیل اول نے ایک یہ ریمارک کیا ہے کہ جس دیوار پر یہ پرچھتی ہے وہ بہ نسبت سابق کے ایک ردّہ اونچی کرلی گئی ہے اور یہ تسلیم کرتے ہے کہ سابق میں پرچھتی تھی مگر دیوار کے اونچا ہونے سے پانی گرنے کے بارہ میں اضافہ ہوجاتا ہے یہ طے کیا کہ مدعا علیہا کو اس بارہ کے اضافہ کا حق نہیں ہے ہمکو عدالت اپیل اول کی اس رائے سے اتفاق نہیں ہے کہ دیوار پر جس قدر پانی گرتا ہے اوسکے اونچا ہونے سے پانی گرنے کے بارہ میں اضافہ ہوجائے گا۔ دیوار بلند و پست ہونے سے مقدار پانی میں فرق نہیں ہوتا عدالت اپیل اول کی اس تجویز سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ قطعی طور پر اس نتیجہ پر نہیں پہونچی کہ پرچھتی جدید ہے یا قدیم امر دیگر انقطاع پرچھتی کی دادرسی میں آخر الذکر وجہ ہی شامل کی ہے عدالت اپیل اول کی تجویز میں جو اقتباسات متعلق شہادت مدعا علیہا پرچھتی کی نسبت تحریر ہیں اون کے دیکھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پرچھتی قدیم ہے۔ ہماری رائے میں پرچھتی قابل انقطاع نہیں ہے۔ بوجہ بالا دعوے مدعی کلیتہً لائق اخراج ہے۔

حکم ہوا کہ

تجاویز عدالت ہائے ماتحت منسوخ ہوں اور دعوی مدعی کلیتہً ڈسمس ہو۔ دادرسی مدعا علیہا منظور ہو۔ خرچہ اجلاس ہذا و عدالت ہائے ماتحت مدعی سائل مدعا علیہا کو ادا کریگا

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

تجویز ۔ ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۵ء

اشفاق حسین خاں عرف ببن خاں سائل
مع مولوی فقیہ الدین وکیل
بنام
ننڈن برادرس کلاتھ مرچنٹ بازار گنج مرادآباد
مع بابو رادھے شیام وکیل

دادرسی بنا راضی تجویز عدالت العالیہ ہائیکورٹ
شد ڈگری دعوی تعدادی ایک سو ...

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ ننڈن برادرس کلاتھ مرچنٹ مرادآباد نے ایک دعوی اشفاق حسین خاں عرف ببن خاں کے نام بابت دلائے جانے مبلغ ... زر اصل ... قیمت خرید پارچہ من ابتدائے ۳ر جون ۱۹۳۵ء غایتہ ۲۵ر جولائی ۱۹۳۵ء و لغایت ۲۷ر نومبر ۱۹۳۵ء لغایتہ ۱۲ر اپریل ۱۹۳۵ء عدالت سول جج میں دائر کیا دعوے کیساتھ نقل بہیکھاتہ ببن خاں مدعاعلیہ اور نقل روکڑ بہی بابت سالہائے مذکورہ مع ترجمہ داخل کئے ببن خاں مدعاعلیہ نے مدعی کے دعوی سے انکار کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ اوس نے مدعی کی دکان سے کپڑا نہیں خریدا حقیقت دعوی یہ ہے کہ بعض اشخاص جو مدعاعلیہ سے دیرینہ کاوش رکھتے ہیں اور مدعاعلیہ کے مکان کو خریدنا چاہتے ہیں انہوں نے فرضی اندراجات بہیکھاتہ میں کراکر موجودہ دعوے مدعاعلیہ پر کرایا ہے عدالت سول جج سے بعد تنقیحات و قلمبندی شہادت فریقین دعوی مدعی ڈسمس کیا گیا۔ بر مبنی اپیل عدالت اپیل اول نے تجویز عدالت سول جج کو بحال رکھتے ہوئے اپیل نامنظور کیا۔ بنا راضی تجویز عدالت اپیل اول مدعی نے بنچ ہائیکورٹ میں اپیل دوئم دائر کیا۔ عدالت بنچ نے بہی کھاتہ اور دیگر شہادت مدعی کو صحیح باور کرتے ہوئے تجاویز عدالت ہائے ماتحت کو منسوخ کر کے دعوی مدعی ڈگری کیا۔

بنا راضی تجویز بنچ ہائیکورٹ منجانب ببن خاں مدعاعلیہ ہمارے اجلاس میں دادرسی پیش ہوئی۔ بحث وکلائے فریقین سماعت کیگئی۔

عدالت ہائے ماتحت کی تجاویز دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ابتدائی اور عدالت اپیل اول نے اندراج بہی کھاتہ کو فرضی یا جعلی قرار نہیں دیا بلکہ محض اس بنا پر بے اثر قرار دیا کہ اوس کے ساتھ مدعی نے روزنامچہ پیش نہیں کیا اور اس تجویز میں عدالتین نظر ہائیکورٹ صادرہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۲ء سے متاثر ہوئی ہیں جسمیں یہ طے کیا گیا تھا کہ بہی کھاتہ کیساتھ روزنامچہ کا ہونا بھی ضروری ہے لیکن عدالتین نے اجلاس کامل ہائیکورٹ کی نظیر صادرہ ۵ر ستمبر ۱۹۳۳ء پر توجہ نہیں کی جس نے نظیر ۱۵ر اکتوبر کو کافی طور پر منیز کر دیا ہے اور یہ طے کیا کہ خواہ کوئی فریق اپنے ثبوت میں ایک کاغذ حسابی یا کھاتہ پیش کرے یا متعدد لیکن اوس شہادت کی وقعت اور تنقید اوسی طور پر کیجائے گی جس طور پر عموماً ہر مقدمہ میں بلحاظ حالات مقدمہ ہر شہادت کی کیجاتی ہے۔ ہمکو عدالت اپیل دوئم کی رائے سے اتفاق ہے کہ بہی کھاتہ کیساتھ روزنامچہ داخل نہونے سے بہی کھاتہ مدعی پایہ اعتبار سے نہیں گرتا۔

وکیل سائل نے قانون شہادت دفعہ ۹۴ (۱) حرف (ذ) کی جانب اس سلسلہ میں ہماری توجہ مبذول کرائی کہ مدعی نے اس گواہ کو پیش نہیں کیا جس نے مدعی اور مدعا علیہ کا تعارف کرایا تھا اوس کا پیش کرنا مدعی کے لئے لازمی تھا اس لئے بموجب قانون مذکور اس گواہ کے نہ پیش ہونے سے یہ قیاس کیا جائے گا کہ اگر وہ پیش ہوتا تو مدعی کے خلاف بیان دیتا ہمکو فاضل وکیل سائل کی اس بحث سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ جبکہ بہی کھاتہ اصلی ہے اور اس کی تائید مالک فرم نے کی ہے تو ایسی صورت میں اوس شخص کا بیان جس نے تعارف کرایا تھا غیر ضروری ہے اور اوس کا بیان نہ ہونے سے دعوی میں کوئی سقم پیدا نہیں ہوتا اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ تحت دفعہ مذکور اوس کے بیان کی نسبت یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ خلاف مدعی ہوتا تو بھی بہی کھاتہ اصلی ہوتے ہوئے اصل دعوے میں کوئی سقم نہیں آتا۔

دوسرا اعتراض وکیل سائل نے یہ کیا ہے کہ بموجب دفعہ ۱۳۴-الف قانون شہادت ریاست رامپور ایک گواہ کی تائید میں دوسری شہادت بھی ضروری ہے اور اس مقدمہ میں بلب سرن کی کوئی تائیدی شہادت نہیں ہے ہم کو اس بحث سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ بہی کھاتہ اصلی دستاویزی شہادت ہے اور اوس کی تائید بلب سرن کی شہادت سے ہے جس نے خود بہی کھاتہ لکھا ہے اور اوسکو ثابت کیا ہے

تیسرا اعتراض فاضل وکیل سائل کا یہ ہے کہ بہی کھاتہ میں سود کی رقم درج نہیں ہے اور اس لحاظ سے یہ رقم دعوی مدعی میں لائق اخراج ہے اس حد تک ہم کو فاضل وکیل کی رائے سے اتفاق ہے کیونکہ سود قانوناً بہ صورت معاہدہ دیا جاسکتا ہے بہی کھاتہ میں سود کا کوئی اندراج نہیں ہے وکیل فریق ثانی بھی اسکا کوئی جواب نہ دے سکے اور آخر میں انہوں نے سود کی رقم منہا کئے جانے پر آمادگی ظاہر کی ہماری رائے میں مدعی سود کے پانے کا مستحق نہیں ہے ہم کو عدالت اپیل دویم کی تجویز سے اتفاق ہے

اس سلسلہ میں ہم ہائیکورٹ کی تجویز پر یہ ریمارک دینا بھی مناسب خیال کرتے ہیں کہ اگرچہ نتیجہ میں ہم اپیل دویم کی تجویز سے متفق ہیں لیکن اوسکے طریقہ استدلال سے متفق نہیں ہائیکورٹ نے اپنی تجویز میں مبہم الفاظ استعمال کئے ہیں قطعی رائے ظاہر نہیں کی۔ ہر عدالت کا یہ فرض ہے کہ ایک مستحکم رائے قائم کرکے نہایت صاف اور واضح تجویز صادر کرے۔ ہائیکورٹ نے اپنی تجویز میں یہ مبہم الفاظ درج کئے ہیں کہ "ہم اپیل دویم کے موقع پر ہر دو عدالتین کی متفقہ رائے میں مداخلت نہ کرتے مگر اس مقدمہ میں مداخلت کی گنجائش ہے" ان الفاظ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عدالت اپیل دویم عدالت ہائے ماتحت کی تجویز کو واقعاتی تصو

کرتی ہے اور اس بناء پر اوسمیں مداخلت کرنیمیں
پس و پیش کرتی ہے حالانکہ بہی کہاتہ کی صحت کا
سوال ہنوز واقعاتی ہے - اور اسمیں عدالتہائے
ماتحت متفق ہیں کہ وہ جعلی یا فرضی نہیں ہے اب
صرف قانونی پہلو سے نظیرہ ۲۵ ستمبر ۳۸ء کی روشنی
میں بہی کہاتہ بے اثر قرار دیا گیا ہے جو قانونی
مسئلہ ہے نہ کہ واقعاتی ہائیکورٹ کو اپنی تجویز
میں صاف طور پر لکہنا چاہیے تہا کہ یہ مسئلہ قانونی
ہے اور اس بناء پر مداخلت کیجا سکتی ہے - بابو رادہے شیام
وکیل فریق ثانی تاخیر سے حاضر اجلاس ہوے
اور بوقت پیشی اجلاس میں مسل اور کاغذات متعلقہ
ساتہہ نہیں لائے جس کے لئے انہوں نے اجلاس
چہوڑ کر جانے کی اجازت چاہی اس طرز عمل سے
عدالت کا فضول وقت ضائع ہوتا ہے ہم اسکو نہایت
ناپسندیدگی کی نظر سے دیکہتے ہیں بابو رادہے
شیام وکیل کو آئندہ کے لئے متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ
آئندہ اس قسم کی حرکات سے محترز رہیں -

حکم ہوا کہ

دادرسی ہذا اس حد تک منظور ہو کہ مدعاعلیہا اصل
رقم سود ادا نہیں کریگا - تجویز عدالت اپیل
دوم نسبت اصل رقم بحال رہے خرچہ اجلاس
ہذا و جملہ عدالت ہائے ماتحت بلحاظ کامیابی و ناکامیابی
فریقین حسب ذمہ مطلوب عائد ہو -

دستخط اعلیحضرت بندگانحضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم